www.urdupalace.com

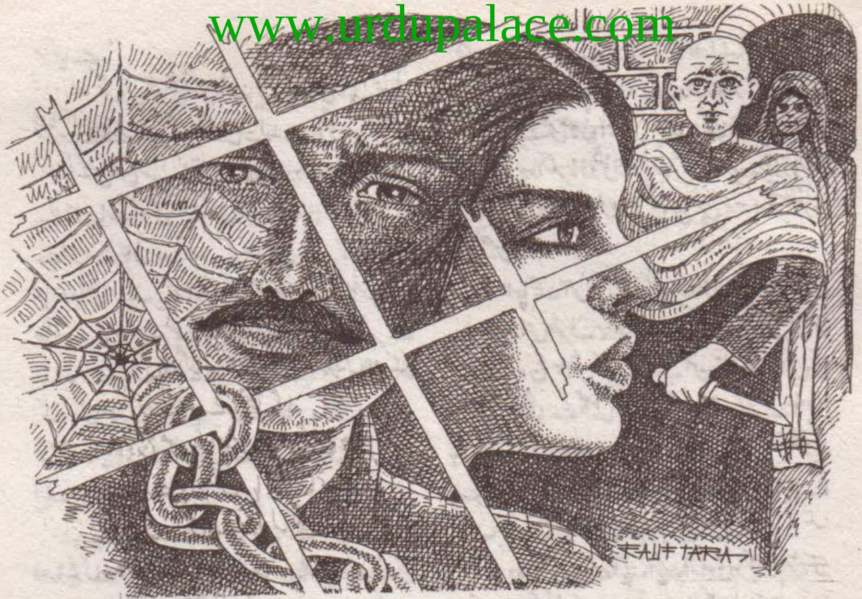

کتابی کردار

شکیل نیازی۔میانوالی

شیلف میں چند کتابیں تھیں مگر وہ کتابیں مضبوط زنجیر میں جکڑی پڑی تھیں۔ جسے دیکھ کر نوجوان حواس باختہ ہوگیا مگر تجسس کے باعث جب اس نے زنجیر توڑی تو اچنبھے میں پڑگیا اور پھر......

دل گرفتہ اور دل کو مسوستا ہوا...... بہت ہی دلکش اور دلفریب...... پر بہار شاخسانہ

آج بیلر بہت خوش تھا کیوں کہ آج اسے اس شخصیت کا ایڈریس معلوم ہوگیا تھا جس سے ملاقات کے سپنے وہ بچپن سے دیکھتا آرہا تھا وہ بارہ سال کا تھا جب اس نے پہلی بار جان اریک کا ناول ”ڈیڈ مین“ پڑھا تھا اس کے بعد گویا وہ اس کا فین ہوگیا ہارر ناول اسے شروع سے ہی پسند تھے مگر آج تک اس نے جتنے بھی ہارر ناول نگاروں کو پڑھا تھا ان میں سے کوئی بھی جان اریک کے قلم کی کاٹ کا مقابلہ کرنے کا اہل تک نہیں تھا اس نے اریک کے ہر ایک ناول کو سیکڑوں بار پڑھا تھا اور جب بھی اس نے دوبارہ ناول پڑھا اسے وہ ناول پہلے سے زیادہ دلچسپ لگا مگر جب وہ بیس سال کا ہوا تو جان اریک کے ناول یک دم آنے بند ہوگئے حالانکہ پہلے ہر ماہ باقاعدگی سے ناول آرہا تھا جب ناول آنے بند ہوئے تو کسی نے کہا۔” جان اریک

www.urdupalace.com

مر گیا ہے۔"

مگر اس خبر کی بھی تصدیق نہ ہو سکی ایک سال گزرنے کے بعد تو گویا لوگوں نے اسے واقعی مردہ تصور کر لیا لیکن ان سب باتوں کے باوجود بھی بیلر کے دل نے اس بات کو کبھی تسلیم نہیں کیا کہ جان ارایک مر چکا ہے اس نے کافی جدوجہد کے بعد اس پبلشر کا پتہ لگا ہی لیا جو جان ارایک کے ناول چھاپتا تھا اس نے جب اس پبلشر سے جان ارایک کا ایڈریس پوچھا تو پبلشر نے بتانے سے صاف انکار کر دیا آخر کار جب بیلر نے دیکھا کہ وہ کسی طور پر بتانے پر راضی نہیں تو اس نے ایک سال جمع شدہ اپنی پاکٹ منی اس کے حوالے کر دی تو اس نے ایک پرچی پر اسے ایڈریس لکھا دیا۔

پتہ دوسرے شہر کا تھا اس لئے اس نے مام اور ڈیڈ سے اسکول ٹور کا بہانہ بنایا اور پھر تیار ہو کے صبح سویرے سفر پر نکل پڑا۔

شام سے ایک گھنٹہ پہلے وہ مطلوبہ ایڈریس پر پہنچ چکا تھا۔ بنگلہ کسی آسیبی عمارت جیسا لگ رہا تھا اسے دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بہت سالوں سے یہاں کسی کا بھی آنا جانا نہیں رہا۔ اس نے گیٹ پر دستک دی مگر اندر سے کسی قسم کی ہلچل نہ ہوئی تو اس نے ایک بار پھر زوردار انداز میں دستک دی تو گیٹ کا چھوٹا دروازہ جو لاک نہیں تھا ایک پراسرار آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔

بیلر نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور پھر جھجکتے ہوئے گیٹ سے اندر قدم رکھا تو زمین پر پھیلے خشک پتوں نے شور مچایا مگر اس کے ان کے احتجاج کو نظر انداز کر کے قدم آگے بڑھا دیا۔ سامنے لان تھا۔ جس کی گھاس سوکھ چکی تھی اور پھول جنگلی جھاڑیوں کی شکل اختیار کر چکے تھے۔

لان کراس کر کے وہ سامنے موجود گیلری میں پہنچ گیا مگر اسے ابھی تک وہاں کوئی بھی آدم زاد نظر نہ آیا۔

"کوئی ہے۔" اس نے آواز دی مگر اس کی اپنی آواز گونج کر دوبارہ کانوں میں پڑی تو اس کا منہ بن گیا۔

"مجھے تو لگتا ہے یہاں بھوتوں کے علاوہ اور کوئی [illegible] رہتا۔" اس نے بڑبڑا کر کہا اور ایک کمرے کے دروازے کو اندر دھکیلا تو وہ بے آواز انداز میں کھلتا چلا گیا۔ کمرے میں کافی اندھیرا چھایا ہوا تھا، اس نے سوئچ آن کیا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا وہ ایک بیڈ روم تھا جس کی حالت کافی خراب تھی چیزیں ادھر ادھر بکھری پڑی تھیں۔

اچانک اس کی نظر بغلی دروازے پر پڑی تو وہ بے اختیار اس طرف بڑھا اندرونی کمرہ بھی تاریک تھا اس نے سوئچ تلاش کر کے جب بٹن آن کیا تو اس کی آنکھیں خوشی سے پھیل گئیں وہ کمرہ نہیں پورے کا پورا ہال تھا جس کی دیواروں کے ساتھ جہازی سائز کی لکڑی سے بنی الماری نصب تھیں الماریوں میں دنیا جہان کے مختلف موضوع کی کتابیں بھری پڑیں تھیں۔

وہ اشتیاق سے ایک ایک الماری دیکھ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک الماری پر پڑی تو اس کے منہ سے مارے خوشی کے کلکاری نکل گئی کیوں کہ اس الماری میں جان ارایک کے ناول پہلے سے لے کر آخر تک ترتیب کے ساتھ پڑے تھے۔

وہ سب کے سب بیلر نہ جانے کتنی کتنی بار پڑھے ہوئے تھے وہ ناول کو دیکھ رہا تھا کہ چونک پڑا اس نے غور سے دیکھا جان ارایک کا آخری ناول جو مارکیٹ میں آیا تھا اس کے آگے موجود 24یا25 کتابیں تھیں لیکن حیرت انگیز طور پر وہ تمام کی تمام کتابیں زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھیں اور ان پر تالے لگے ہوئے تھے۔

"کمال کا پاگل پن ہے کوئی بھلا اس طرح سے کتابوں کو کیوں بند کر کے رکھے گا۔" بیلر نے سوچا اور پھر اسے یک دم احساس ہوا کہ وہ اس گھر میں یہاں تک بالکل بغیر اجازت اندر آیا ہے لہٰذا اسے باہر جانا چاہئے اور کسی نہ کسی کے آنے کا انتظار کرنا چاہئے۔

وہ یہی سوچ کے پلٹنے لگا کہ اس کے دل میں خیال آیا کہ شاید اب دوبارہ وہ اس لائبریری میں نہ

www.urdupalace.com

آجا سکے۔ یہ سوچ آ [illegible]
زنجیر میں جکڑی کتاب نکالی اس نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح وہ ایک جھلک دیکھ لے مگر کتاب پوری طرح زنجیر میں جکڑی ہوئی تھی اور اس پر ایک تالا بھی لگا تھا۔

اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا کیوں کہ اگر کوئی اوپر سے آجاتا تو اس کی پوزیشن ایک چور کی سی ہوتی مگر اس خدشے کے باوجود سسپنس اسے اس بات پر مجبور کر رہا تھا کہ وہ کسی طرح ایک نظر کتاب پر ڈالے تاکہ علم ہو سکے کہ ان کتابوں میں ایسی کون سی خاص بات ہے کہ ان کا مالک انہیں یوں زنجیروں میں جکڑنے پر مجبور ہوا اس نے اردگرد نظر دوڑائی تو اس کی نظر ایک ہتھوڑے پر پڑی اس نے ہتھوڑا اٹھایا اور پھر ایک زوردار لگایا تو تالا ضرب سہہ نہ سکا اور ٹوٹ گیا تو اس نے تالے کو ہٹا کے کتاب کے گرد لپٹی زنجیر کو ہٹایا زنجیر ہٹا کے اس نے اپنی دھڑکنوں پر قابو پانے کے لئے ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے جوں ہی کتاب کھولی ایک تیز روشنی کمرے میں پھیل گئی روشنی اتنی تیز تھی کہ بیلر کی آنکھیں بے اختیار بند ہو گئیں اور جب روشنی ختم ہوئی اور بیلر نے آنکھیں کھولیں تو اس نے دیکھا کہ ایک چالیس سال کا ادھیڑ عمر شخص آنکھوں پہ گول چشمہ لگائے اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا، کم بخت لڑکے یہ تم نے کیا کر دیا ......؟ آنے والے نے غصہ سے کانپتے ہوئے کہا۔

''سوری سر دراصل میں یہاں جان اریک سے ملنے آیا تھا، میں نے باہر دستک بھی دی لیکن جب کسی نے جواب نہ دیا تو مجبوراً مجھے اندر آنا پڑا اور جب میں یہاں آیا تو تجسس کے مارے خود کو روک نہ پایا اور کتاب کھول دی میں نے سوچا شاید یہ جان اریک کا وہ ناول ہو جو ابھی تک مارکیٹ میں نہیں آیا۔'' بیلر نے کانپتے ہوئے کہا۔

''اور پھر تم نے یہاں آ کے تالا توڑ دیا، جانتے ہو نہ جس چیز پر تالا لگا ہو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ کسی اور کی ملکیت ہے اور اس سے چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی [illegible] بدستور غصے سے کہا۔

''میں معافی چاہتا ہوں میں آپ کے اس نقصان کا ازالہ کر دوں گا۔'' بیلر نے اپنے خوف پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔'' ادھیڑ عمر آدمی نے مایوسی کے عالم میں وہاں موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ میری اس حرکت پر سر جان اریک کا دل دکھی ہو گا لیکن میں ان سے معافی مانگ لوں گا اور امید کرتا ہوں کہ وہ مجھے بچہ سمجھ کے معاف کر دیں گے۔'' بیلر نے کہا تو وہ آدمی اسے گھور کر رہ گیا۔

''نہیں میرے خیال میں وہ تمہیں معاف نہیں کریں گے اور کر بھی دیں تو جو تم نے کیا ہے اس کا ازالہ اب شاید ممکن ہی نہیں۔''

''آپ اتنے دعوے سے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ وہ مجھے معاف نہیں کریں گے۔'' بیلر نے حیران ہو کر کہا۔

''کیوں کہ بے وقوف لڑکے جان اریک اور کوئی نہیں میں ہی ہوں۔''

ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو بیلر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

''کیا...... تم ...... میرا مطلب ہے آپ جان اریک ہیں۔'' بیلر نے رک رک کر کہا۔

''ہاں اور نہیں تو کیا تم نے پہلے کبھی جان اریک کو دیکھا ہے یا اس سے ملے ہو۔''

''نہیں تو۔'' بیلر نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔

''تو کیا اب مجھے تمہیں اپنا گرین کارڈ دیکھانا پڑے گا۔'' جان اریک نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں میرا یہ مطلب تو ہرگز نہیں بس جیسا میں آپ کو سوچتا تھا آپ اس سے بالکل برعکس نکلے ہیں اس لئے ذہن آپ کو اتنی آسانی سے جان اریک تسلیم نہیں کر دیا۔'' بیلر نے شرمندہ انداز میں کہا۔

''اس میں تمہاری کوئی غلطی نہیں مجھ سے ایسا اکثر لوگ کہتے ہیں۔'' جان اریک نے پہلی بار قدرے

نرم انداز میں کہا۔

''تو سر کیا وجہ ہے کہ آپ نے ناول لکھنا چھوڑ دیئے ہیں میرا مطلب ہے آپ لکھ تو ضرور رہے ہیں لیکن اشاعت کے لئے نہیں دے رہے اور آپ نے کیوں اپنے لکھے ہوئے نئے ناولز کو اس طرح زنجیروں سے باندھ رکھا ہے۔'' بیلر نے ایک سانس میں کہہ ڈالا۔

جان اریک اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔

''سر کیا میں نے کچھ غلط پوچھ لیا۔'' بیلر نے پریشان ہو کر کہا۔

''نہیں میں سوچ رہا ہوں کہ تم نے ایک سانس میں اتنے سوال کر ڈالے، میں تمہارے کس کس سوال کا جواب دوں۔''

''سر جو آپ کو بہتر لگے وہی بتا دیں۔'' بیلر نے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ مجھے سر مت کہو تم مجھے مسٹر جان کہہ سکتے ہو اور رہا سوال تمہارے سوالوں کا تو ان کے جواب اتنے سادہ نہیں ہیں کیونکہ اس سب کے پیچھے کوئی نا کوئی ایک کہانی ہے۔''

''میرے خیال میں ہم دونوں کے پاس کافی وقت ہے مسٹر جان۔'' بیلر نے جلدی سے کہا۔

''یہی تو وجہ ہے کہ وقت ہم دونوں کے پاس ہی نہیں ہے۔'' جان اریک نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا۔ ''بہرحال یہ کہانی دو سال پہلے شروع ہوئی جب سے میری بیوی فوت ہوئی ہے میری بیٹی ہی میری کل کائنات سرینا بالکل اپنی ماں پر گئی تھی اس کی ماں کیوں کہ بچپن میں فوت ہو گئی تھی اس لئے سرینا شروع سے ہی بورڈنگ میں پڑھتی رہی جبکہ میں اس گھر میں تنہائی کی زندگی گزار رہا تھا۔

میری زندگی مطالعہ میں اور ناول لکھنے میں گزری تھی اور یقین مانو کہ میں اس زندگی سے بہت خوش تھا شاید اس کی یہ وجہ تھی کہ میں شروع سے گوشہ نشین سا [illegible] ہوں۔'' جان اریک یہاں تک کہہ کر خاموش ہو گیا اور کوٹ کی جیب سے سگھار نکال کر سلگانے لگا اور ایک گہرا کش لگا کر پھر بولنے لگا۔

''پھر ایک دن پوسٹ مین ایک پارسل دے گیا، پارسل بھیجنے والے کا نام پتہ نہیں تھا بس وہ پارسل میرے نام پر آیا تھا میں نے جب پارسل کھولا تو وہ ایک بیش قیمتی خاصہ قدیم قلم محسوس ہوتا تھا اس کے ساتھ ایک لیٹر بھی تھا جس پر لکھا تھا کہ ''اس قلم سے لکھا گیا ہر لفظ زندہ رہتا ہے۔''

میں نے اس قلم سے لکھنے کی کوشش کی مگر اس میں روشنائی نہیں تھی۔ میں نے اس میں روشنائی بھری مگر قلم پھر بھی لکھنے کے قابل نہ ہو سکا اس کے بعد میں نے مختلف روشنائی کا استعمال کیا مگر بے سود حالانکہ وہ قلم دیکھنے میں ٹھیک ٹھاک دکھتا تھا مگر پتہ نہیں کیوں نہیں لکھتا تھا۔

مجھے اس بات کا اچھی طرح سے اندازہ تھا کہ قلم بالکل ٹھیک ہے۔بس کمی ہے تو اس خاص روشنائی کی جس کے ڈالنے سے یہ لکھنے کے قابل ہوگا قلم خوب صورت اتنا تھا کہ میرا دل بے اختیار اس سے لکھنے کو چاہتا تھا میں اس خیال میں بیٹھا تھا کہ۔

اچانک میرے ذہن میں ایک خیال بجلی کی سی تیزی سے آیا میں نے ایک سرنج کی مدد سے اپنا خون نکالا اور اس خون سے قلم کو بھر کر جب میں نے لکھنا شروع کیا تو قلم لکھنے لگا تم اسے پاگل پن کا نام دو یا کچھ اور اس قلم سے لکھنے میں جو مجھے مزا آیا مانو جیسے میں کوئی نشہ کر رہا تھا اور اس نشے میں ڈوب کے جو پھر میں نے ناول لکھا تو کیا جاندار تحریر لکھی اتنی اچھی کہانی لکھنے کے بارے میں، میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا مگر جب میں نے وہ ناول مکمل کیا تو......''

''تو کیا......'' بیلر نے جلدی سے کہا کیوں کہ وہ جان اریک کی باتیں یوں سن رہا تھا گویا کسی ہارر مووی کا اسکرپٹ سن رہا ہو۔

''تو تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ اس ناول کا

www.urdupalace.com

www.urdupalace.com

مرکزی کردار ایک روشنی کی شکل میں کتاب سے باہر نکلا
اور میرے سامنے کھڑا ہو گیا۔''

''پھر...... کیا...... ہوا......'' بیلر نے رک رک کر بولا۔

''پھر کیا ہونا تھا تمہیں تو پتہ ہی ہے میں ہارر ناول لکھتا ہوں اور میرے ناول کا کردار بھی آسیبی قسم کا ہوتا ہے اور جب وہ میرے سامنے آیا تو تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ میری کیا حالت ہوگی۔''

''اس ناول کا مرکزی کردار ایک خونی بندر تھا اور جیسے ہی وہ باہر آیا اس نے مجھ پر حملہ کر دیا یہ تو شکر ہے کہ میرے پاس اس وقت ایک ریوالور تھا اس لئے میں نے اسے فوراً شوٹ کر دیا ورنہ وہ میری بوٹی بوٹی کر دیتا ۔'' جان اریک نے کہا۔ جان اریک نے سگار کا کش لگاتے ہوئے کہا تو بیلر ہنسنے لگا۔

''بہت خوب کیا! اسٹوری ہے یہ یقیناً آپ کے نئے ناول کا پلاٹ رہا ہوگا۔'' بیلر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ کوئی مذاق نہیں ہے لڑکے۔''

''بیلر ...... فین بیلر میرے دوست مجھے بیلی کہتے ہیں۔'' بیلر نے اپنا نام بتاتے ہوئے کہا۔

''مجھے کوئی شوق نہیں تمہیں دوست بنانے کا مسٹر بیلر تمہیں اندازہ نہیں تم نے یہ کتاب کھول کر کتنی بڑی غلطی کی ہے جس کا خمیازہ اب ہم دونوں بھگتیں گے۔ کیونکہ تم نے جس کتاب کو کھولا ہے اس کا مرکزی کردار ایک ایسا آدمی ہے جو کسی کو دکھائی نہیں دیتا اور ایسا آدمی جو کسی کو دکھائی نہ دے اور زندہ انسان کی گردن مروڑ دے ہم اسے بھوت کہتے ہیں اور بس تمہیں یہ سب اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ اگر وہ تمہاری گردن مروڑ کر تمہیں مارے دے تو تم یہ سوچتے ہوئے نا مرو کہ پتہ نہیں تم کیسے مرے۔'' جان اریک نے غصے سے چیختے ہوئے کہا تو بیلر سہم گیا۔

''میرے خیال میں آپ کو ایک اچھے ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔'' بیلر نے دھیرے سے کہا۔

''ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو کیونکہ تم نے خوش قسمتی سے ایسی کتاب کھولی ہے جس کا کردار نظر نہیں آتا ورنہ تم ابھی تک دیکھ چکے ہوتے۔''

اس سے پہلے کے بیلر کچھ بولتا کہ جان اریک جھٹ سے بولا۔

''تو تمہارا اس روشنی کے بارے میں کیا خیال ہے جو کتاب کھولتے ہی باہر نکلی تھی؟''

''ہاں یہ بات تھوڑی الجھانے والی ہے۔'' بیلر نے کہا ہی تھا کہ اچانک زنجیروں میں جکڑی کتابوں میں سے تین کتابیں خود شیلف سے نکل کر زمین پر آن گریں اور کتابوں کے نیچے گرتے ہی زنجیریں ٹوٹ گئیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے، تینوں کتابیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پورے ہال میں تیز روشنی پھیل گئی تیز روشنی کی وجہ سے انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا پھر جیسے ہی روشنی ختم ہوئی ان کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی سانس نیچے رہ گئی کیونکہ ان کے سامنے ایک جوان آدمی کھڑا تھا جس کا چہرہ اتنا سفید تھا کہ پیلاہٹ کا شعبہ ہوتا تھا اس نے پرانے زمانے کے کپڑے پہنے تھے جیسے انگریز 1880ء کی دہائیوں میں پہنتے تھے۔

اس کے ساتھ ایک چالیس سال کی خوب صورت ترین عورت سیاہ کپڑوں میں ملبوس کھڑی تھی اس کی آنکھیں یوں چمک رہی تھیں گویا آگ کی لپٹیں ہوں۔

مسئلہ ان دونوں کا نہیں تھا مسئلہ تھا اس ڈریگن کا جو خود ان کے ساتھ ہی سر تانے کھڑا تھا اور اس کا سر ہال کی چھت کو چھو رہا تھا صرف یہی ہی نہیں بلکہ اس کے دو عدد بڑے پر بھی تھے اور اس کے منہ سے بھاپ نکل رہی تھی جس کا مطلب تھا وہ ان پر کسی بھی وقت آگ برسا سکتا ہے۔

''خوش آمدید میرے دوستو!'' ہال میں آواز گونجی مگر بولنے والا انہیں کہیں بھی نظر نہ آیا۔

''ہمیں کون پکار رہا ہے۔'' نوجوان نے پروقار انداز میں کہا۔ ''تم مجھے نہیں دیکھ سکتے مسٹر برنس۔'' ہال

www.urdupalace.com

میں ایک بار پھر آواز گونجی۔

”سامنے آؤ نا مراد ورنہ پتھر کا بنادوں گی۔“

آنے والی عورت نے غرا کر کہا۔

”خاموش مس کمورہ میں آپ کا دشمن نہیں دوست ہوں۔“

”اگر دوست ہو تو پھر سامنے آؤ ہمارے۔“

نوجوان نے گردن اکڑا کر کہا۔

”سوری دوستو! میں اگر چاہوں بھی تو تمہارے سامنے نہیں آسکتا کیوں کہ میری اپنی آنکھیں جب میرا وجود نہیں دیکھ سکتیں تو میں اپنا وجود تمہیں کیسے دیکھا سکتا ہوں اور اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔تم سب بھی اسی آدمی کے قلم سے لکھے گئے کردار ہو میں اس آدمی کو نہیں چھوڑوں گا جس نے مجھے اس بے ہودہ انداز میں بنایا ہے تمہارا دشمن میں نہیں وہ آدمی ہے جو تمہارے سامنے کھڑا ہے۔میں نے تو تم پر احسان کیا ہے تمہیں کتابوں سے آزاد کر کے تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہئے“ ہال میں آواز مسلسل گونج رہی تھی اور وہ دونوں بید کی چھڑی کی طرح کھڑے تھر تھر کانپ رہے تھے۔

”تو وہ تم ہو جس نے ہمیں بنایا ہے۔“ کمورا نے جان اریک کو گھورتے ہوئے کہا۔

”جی جی ہاں وہ میں ہوں...... میں نے آپ کو بنایا ہے۔“ جان اریک نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم نے ہمیں کتابوں میں قید کیوں رکھا؟“ پرنس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

”ہاں میں مانتا ہوں کہ میں نے ایسا کیا مگر ایسا سب ہی کرتے ہیں کیوں کہ دنیا نہیں چاہتی کہ کوئی کتابی کردار اس دنیا میں آ کے تباہی مچائے۔“ جان اریک نے کانپتے ہوئے کہا۔

”میں کتابی کردار نہیں ہوں۔“ کمورا نے زور سے چیخ کر کہا۔

اس سے پہلے کے بیلر کچھ سمجھتا جان اریک نے یک کھلی کھڑکی سے باہر لان میں چھلانگ لگادی بیلر بھی [illegible] حرکت میں آیا اور اس نے بھی جان اریک کی تقلید کی اب وہ دونوں گیٹ کی طرف سرپٹ دوڑے جارہے تھے۔

جوں ہی انہوں نے گیٹ کراس کیا ان کے سامنے ایک کار رکی جب بیلر کی نظر اس کار کے ڈرائیور پر پڑی تو وہ دیکھتا ہی رہے گیا وہ ایک انیس یا بیس سال کی لڑکی رہی ہوگی جینز اور شرٹ میں ملبوس وہ حسن کی دیوی لگ رہی تھیں اس نے آج تک اتنی خوب صورت لڑکی نہیں دیکھی تھی جان اریک اتنی دیر میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔“ آخر وہاں کھڑے کیا دیکھ رہے ہو۔“ لڑکی نے چلا کر کہا تو وہ جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔

”اسے چھوڑو تم کار چلاؤ ویسے بھی یہ سب اسی کا کیا دھرا ہے۔“

جان اریک نے تیز لہجے میں کہا تو اتنے میں بیلر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا انہوں نے دیکھا کہ ڈریگن بنگلے کی دیواروں سے اپنا سر ٹکرا رہا تھا اور عمارت کی دیوار بھی اس کے سر کی ضربوں سے پاش پاش ہو رہی تھیں۔

لڑکی نے یہ منظر دیکھا تو ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔“ آپ ٹھیک تو ہیں۔“ لڑکی نے ان دونوں کو مخاطب کیا۔

”ہاں میں ٹھیک ہوں۔“ جان اریک نے کوٹ پر سے گرد جھاڑتے ہوئے کہا۔

”اور آپ۔“ لڑکی نے بیک مرر سے بیلر کو دیکھا تو وہ جو اس کے چہرے کی کشش میں بری طرح کھو چکا تھا چونک اٹھا۔“ ہاں...... ہاں میں ٹھیک ہوں۔“ بیلر نے جلدی سے کہا تو لڑکی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

”ویسے محترمہ آپ کا شکریہ کہ آپ نے ہم دو مصیبت زدہ لوگوں کی فوری مدد کی۔“ بیلر نے تشکر آمیز لہجے میں کہا تو اریک اسے گھور کر رہ گیا جبکہ لڑکی کے ہونٹوں کی مسکراہٹ اور گہری ہوگئی۔

”بے وقوف لڑکے یہ لڑکی کوئی انجان لڑکی نہیں

www.urdupalace.com

ہے یہ میری اکلوتی بیٹی [illegible] ہے۔ یہ کل [illegible] آئی ہے یہ مارکیٹ گئی ہوئی تھی اور میں قریبی گارڈن میں ٹہل رہا تھا کہ تم آن ٹپکے اور اس کے بعد تم نے سب کچھ برباد کر دیا۔" ارِیک نے جل کر کہا۔

"میں نے برباد کیا ہے سب کچھ مجھے کیا پتہ تھا کہ ان کتابوں میں زندہ بھوت قید ہیں جو انہیں کھولنے پر باہر نکل آئیں گے اور اگر آپ نے اس قلم سے لکھنا ہی تھا تو کم از کم تاریخی موضوع پر لکھ لیتے تو آج ہم ان بھوتوں کے بجائے ہیلن اور قلوپطرہ کے درمیان ہوتے۔" بیلر نے بھی جواباً غصے سے کہا۔

"اور ان کے ساتھ چنگیز خان اور ہلاکو کے بارے میں کیا خیال ہے۔" ارِیک نے طنزیہ انداز میں کہا تو بیلر دانت پیس کر رہ گیا جبکہ ارِیک کوٹ کی جیب سے ایک درمیانے سائز کی ڈائری نکال کر کچھ لکھنے لگا۔

"آپ پھر کہانی لکھ رہے ہیں حد ہوتی ہے۔" بیلر چلایا۔

"شور مت کرو۔ بے وقوف لڑکے میں کہانی نہیں لکھ رہا بلکہ جو حادثہ تمہاری وجہ سے پیش آیا ہے اس کی تاریخ اور نام لکھ رہا ہوں کیوں کہ آج تک میری زندگی میں کوئی بھی واقعہ جو غیر معمولی ہو میں فوراً اس ڈائری میں درج کر لیتا ہوں اور ایسا میں اس وقت سے کر رہا ہوں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے۔" ارِیک نے کہا تو بیلر خاموش ہو گیا۔

اس خاموشی کو ایک منٹ ہی گزرا تھا کہ اچانک بیلر کی نظر سامنے سڑک کے درمیان کھڑے برنس پر پڑی، سرینا نے بھی اسے دیکھ لیا اور ایک دم اس نے کار کو موڑنا چاہا تو کار ایک زوردار جھٹکے سے الٹ گئی کار کے رکتے ہی بیلر کار سے باہر گرا اور قلابازیاں کھاتا ہوا سڑک کنارے بہتی ندی میں جا گرا جبکہ سرینا اور ارِیک سڑک پر ہی گر گئے۔ "آپ ٹھیک تو ہیں ڈیڈ۔" سرینا نے ارِیک کو سہارا دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں۔" ارِیک نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "وہ لڑکا کہاں گیا۔" ارِیک نے چونک

انتقال پر ملال

گزشتہ دنوں مشہور کہانی نویس شہاب شیخ رضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ مرحوم نے متعدد اخبارات کے علاوہ دیگر اداروں میں اپنی خدمات انجام دیں۔ انہوں نے ڈراؤنی کہانیوں اور دیگر موضوعات پر اپنی تحریروں سے قارئین کو محظوظ کیا۔ انہیں خاص کر ڈراؤنی کہانیوں اور بچوں کے لئے کہانیوں پر ملکہ حاصل تھا۔

کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"شاید وہ ندی میں گر گیا ہے چلو اچھا ہی ہوا جان چھوٹی ایک مصیبت سے تو۔" ارِیک نے خوش ہو کر کہا تو سرینا اسے گھورنے لگی اسے اپنے ڈیڈ کی یہ بات پسند نہیں آئی تھی۔

"سر ارِیک مجھے خوشی ہے کہ ہم ایک بار پھر مل رہے ہیں لیکن افسوس یہ ہماری آخری ملاقات ہو گی۔" برنس نے کہا۔

"تم چاہتے کیا ہو۔" ارِیک نے کانپ کر کہا۔

"مجھے خون کی ضرورت ہے آپ تو جانتے ہیں مسٹر ارِیک کیونکہ مجھے آپ ہی نے تو بنایا ہے۔" برنس نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا۔ "دور ہٹ جاؤ یہاں سے سرینا نے جیب سے ایک چھوٹے سائز کا چاقو نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہو مائی ڈیئر اتنی بھی کیا جلدی ہے تمہیں مرنے کی پہلے اپنی آنکھوں سے اپنے باپ کی موت تو دیکھ لو۔" برنس نے کہا اور ارِیک کی جانب لپکا اس سے پہلے کر وہ ارِیک کے قریب پہنچتا ایک دم ایک تیز رفتار ٹرک آیا اور اسے روندتا ہوا آگے بڑھ گیا اور آگے جا کے اس نے بریک لگائی۔ "جلدی اٹھو وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔" بیلر نے ٹرک کی کھڑکی سے سر نکال

www.urdupalace.com

کر چلاتے ہوئے کہا۔

''یہ کہاں سے آ گیا۔'' اریک نے بڑبڑا کر کہا اور سرینا کے ساتھ جلدی سے اس پر سوار ہو گیا تو بیلر نے ایک جھٹکے سے ٹرک آگے بڑھا دیا۔

''آپ تو پوری طرح سے بھیگے ہوئے ہیں۔'' سرینا نے حیرت سے کہا۔

''اور تم ٹرک میں کیسے آ گئے۔'' اریک نے حیرانگی سے کہا۔

''دراصل جب کار الٹی تو میں ندی میں جا گرا اور ندی کا تیز بہاؤ مجھے بہا کر آگے لے گیا میں بڑی مشکل سے کنارے پر پہنچا اور جب میں دوبارہ سڑک پر آیا تو سامنے یہ ٹرک کھڑا تھا اور چابی بھی لگی ہوئی تھی شاید اس کا ڈرائیور حاجت کے لئے کہیں گیا تھا میں نے موقع غنیمت جانا اور ٹرک لے اڑا یہاں پہنچا تو اس وقت کے حالات آپ کے سامنے ہیں بیلر نے کہا۔

''ویسے ڈیڈ کیا برنس مر گیا ہو گا۔'' سرینا نے کہا۔

''نہیں وہ ایک ایسا کردار ہے جسے موت چھو بھی نہیں سکتی وہ ٹرک کے نیچے آ کے کچلا ضرور گیا ہے مگر مرا نہیں اس کے زخم لمحوں میں ٹھیک ہو جاتے ہیں۔'' اریک نے کہا۔

''آپ تو کانپ رہے ہیں۔'' سرینا نے بیلر کو مخاطب کیا۔ ''ہاں کپڑے بھیگ گئے ہیں اس لئے ٹھنڈ لگ رہی ہے۔''

''آپ انہیں اپنا کوٹ دے دیں۔'' سرینا نے کہا تو اریک نے برا سا منہ بنا کر کوٹ اتارنے لگا۔

بیلر نے اپنا کوٹ اور شرٹ اتار دی اور اریک کا کوٹ پہن لیا۔

''آپ کا شکریہ اگر آپ وقت پر نہیں آتے تو شاید میں اور ڈیڈ زندہ نہ بچتے۔'' سرینا نے کہا۔

''اب ہم کیا کریں گے۔'' اریک نے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں یہ شہر چھوڑ دینا چاہئے اور وہ بھی ان بھوتوں سے بچ کر۔'' بیلر نے کہا تو اریک سر ہلا کر رہ گیا۔

''لیکن یہ مسئلے کا حل نہیں میرے خیال میں جو غلطی آپ دونوں سے ہوئی ہے اسے کون سدھارے گا۔'' سرینا بولی۔

''لیکن ان کو مارنے یا ختم کرنے کا کوئی طریقہ بھی تو نہیں ہے۔'' اریک نے بے بسی سے کہا۔

''نہیں میرے خیال میں انہیں ختم کرنے کا ایک طریقہ ہے۔'' بیلر نے چونک کر کہا۔

''وہ کیا؟'' دونوں کے منہ سے بیک وقت نکالا۔

''آپ نے ایک ناول لکھا تھا بہت عرصہ پہلے ڈی مین اگر آپ اس ناول کے کردار ڈیڈ مین پر لکھیں اور وہ ان سب کو ختم کر دے تو ایسا ممکن ہے آپ کا وہ ناول اور اس کا کردار مجھے بچپن سے پسند ہیں۔'' بیلر نے خوش ہو کر کہا۔

''لیکن ہمارے پاس ناول لکھنے کا وقت ہی کہا ہے۔'' اریک نے پریشان ہو کر کہا۔

''آپ کو ناول لکھنے کی ضرورت ہی نہیں آپ ایک چھوٹی سی کہانی لکھیں کہ ڈیڈ مین واپس آ گیا ہے اور اس کے پاس ایک ایسا ریوالور ہے جس میں خاص قسم کی گولیاں ہیں اور وہ گولی جس زندہ کردار کو لگتی ہے وہ جل کر خاک ہو جاتا ہے۔'' بیلر نے کہا تو اریک اسے پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''میں مانتا ہوں یہ بہت بکواس ہے لیکن میری نظر میں یہی طریقہ ہے آپ کے ناولز کے کردار ختم کرنے کا۔'' بیلر نے شرمندگی سے کہا۔

''نہیں میں سوچ رہا ہوں اتنا بہترین آئیڈیا میرے ذہن میں کیوں نہیں آیا لیکن ایک مسئلہ ہے اس ناول کا کردار ڈیڈ مین شراب پیتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ نشے میں ہمیں ہی شوٹ کر دے۔'' اس لئے اس کردار میں تھوڑی تبدیلیاں کرنا ہوں گی۔'' اریک نے سر کھجا کر کہا۔

''نہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ اس کی خوبی یا خامیاں لکھیں آپ بس کسی طریقے سے جلدی

www.urdupalace.com

سے کہانی لکھ ڈالیں [illegible]
اور اپنی پتلون کی جیب سے قلم نکالا۔

بیلر نے حیرت سے قلم کو دیکھا دیکھنے میں وہ عام سا قلم تھا وہ مسلسل گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا تھا۔ ''میں اسے ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہوں۔'' اریک نے کہا تو بیلر نے ڈیش بورڈ سے ایک رجسٹر اٹھا کے اریک کو دے دیا وہ رجسٹرڈ شاید ٹرک کے حساب والا تھا اس لئے لمبوتری شکل کا تھا اریک نے ایک طویل سانس لیا اور لکھنا شروع کر دیا جبکہ بیلر سامنے سڑک پر دیکھنے لگا۔

سرینا بڑی مہارت سے ٹرک ڈرائیو کر رہی تھی۔

''معاف کیجیے گا آپ سے ایک بات پوچھ سکتا ہوں۔'' بیلر نے اسے مخاطب کر کے کہا۔

''جی پوچھیں۔''

''کیا آپ کو پتا تھا کہ آپ کے والد ایک پراسرار چکر میں پڑ گئے ہیں۔''

''جی ہاں ڈیڈ نے آج تک مجھ سے کچھ نہیں چھپایا۔'' سرینا نے بدستور سڑک پر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے بیلر کچھ بولتا سامنے سڑک پر یک دم آگ لگ گئی اور سرینا کو ایک دم سے بریک لگانی پڑی۔

''کیا ہوا؟'' اریک نے چونک کر کہا۔

''سامنے آگ لگی ہے شاید انہوں نے ہمیں ڈھونڈ لیا ہے۔ آپ کی کہانی کتنی رہ گئی ہے۔''

''بس تھوڑی سی۔'' اریک نے کہا۔

''او کے آپ مکمل کریں۔ اتنے میں، میں انہیں روکتا ہوں۔'' بیلر نے کہا اور ٹرک سے اتر گیا تو سرینا بھی ٹرک سے اتر آئی۔

''تمہیں ان کے سامنے اکیلا نہیں جانا چاہئے۔'' سرینا نے کہا اور بیلر کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما تو بیلر کو لگا جیسے اس کے پورے جسم میں سنسنی دوڑ گئی ہو اب اس کے ساتھ سرینا تھی اور اس کے ساتھ نے اسے کافی حوصلہ بخشا تھا انہوں نے سامنے دیکھا تو ڈریگن سامنے پر پھیلائے کھڑا تھا جبکہ اسکے ساتھ برنس، کمھورا اور شاید مسٹر بھوت بھی تھا جو ہمیشہ کی طرح [illegible]

''ہاں تو دوستو! اب کیا ارادہ ہے۔'' بیلر نے انہیں للکارنے والے انداز میں کہا۔

''تمہیں کچا چبانے کا'' برنس نے کہا اور آگے بڑھا اس سے پہلے کہ وہ ان کے قریب پہنچتا یک دم تیز روشنی ہوئی اور فوراً ختم بھی ہوگئی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک نوجوان جو اور کوٹ اور کاؤبوائے ہیٹ پہنے ہوئے تھا میز پر چت پڑا تھا۔ ''ڈیڈ مین۔'' بیلر کے منہ سے نکلا۔

''اب یہ کون ہے؟'' کمھورہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ڈیڈ مین اٹھئے۔'' بیلر نے اسے جھنجھوڑا تو وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔ ''سوری دوستو میں تھوڑا لیٹ ہوگیا۔'' ڈیڈ مین نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''آپ ڈیڈ مین ہی ہیں ناں۔'' بیلر نے اپنے سامنے کھڑے نشے میں لہراتے جوان سے پوچھا۔

''تو میں کیا تمہیں بیٹ مین لگتا ہوں؟'' ڈیڈ مین نے کوٹ کی اندرونی جیب سے شراب کی چھوٹی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

''آپ کے پاس ایک ریوالور بھی ہونا چاہئے تھا۔'' بیلر نے پریشان ہو کر کہا۔ کیوں کہ اسے ریوالور کہیں بھی نظر نہیں آرہا تھا۔ ''ہاں یاد آیا ریوالور تھا تو میرے پاس۔'' ڈیڈ مین نے کہا اور نشے کی حالت میں اپنی جیب ٹٹولنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے وہ جھکا اور اپنی پنڈلی سے بندھا ریوالور نکالا اور ریوالور کا رخ بیلر کی طرف کر کے گولی داغ دی۔ گولی بیلر کے سر سے ہوتی ہوئی گزر گئی۔

''یہ کیا بے وقوفی ہے تم یہاں ان کتابوں کے کرداروں کو مارنے آئے ہو یا مجھے؟'' بیلر نے چلا کر کہا۔

''ہاں میں نے ایسا ہی کیا ہے ایک نظر نہ آنے والا بھوت تمہارے پیچھے ہی کھڑا تھا۔ اس کی قسمت خراب تھی کہ میری نگاہوں سے کچھ بھی نہیں چھپ سکتا۔''

www.urdupalace.com

ڈیڈ مین نے ہااور اس کے [illegible] ایک بار دیگر تین گولیاں نکلیں اور برکس گمھورہ اور دیگر کے آر پار ہوگئیں اور وہ تینوں دھڑام سے نیچے گر پڑے۔

"واہ تم نے تو کمال کر دیا۔" بیلر نے اتنا ہی کہا تھا کہ ڈیڈ مین نے ریوالور کی نال سرینا کے سر پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ سرینا کا جسم کسی کٹے ہوئے شہتیر کی طرح زمین پر گر گیا اور اگلا لمحہ اور بھی حیران کن تھا کہ ڈیڈ مین نے ریوالور کی نال اپنے سر سے ٹکا دی اور ایک دھماکے سے اس کی اپنی کھوپڑی کے پرخچے اڑ گئے۔ بیلر ابھی تک سکتے کی حالت میں تھا اور سرینا ڈیڈ مین کی لاشوں کو دیکھ رہا تھا اریک بھی ڈرتے ڈرتے ٹرک سے اتر آیا تو بیلر اس سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ "آپ کی بیٹی کا قاتل اور کوئی نہیں میں ہوں کیونکہ میں نے ہی آپ کو ڈیڈ مین پر کہانی لکھنے کو کہا تھا۔ اگر میں ایسا نہ کہتا تو شاید وہ آج زندہ ہوتی۔" بیلر نے کہا اور اریک کو چھوڑ کر ایک طرف چل پڑا۔

"مگر تم کہاں جا رہے ہو۔" اریک نے اسے پکارا۔

"اس شہر سے دور۔" اور آنسو بہاتا ریلوے اسٹیشن جا پہنچا گاڑی کا انتظار کرنے لگا کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح دوڑ گیا۔ اس نے کوٹ کی جیبوں کو چیک کرنا شروع کر دیا تو اندرونی جیب سے اسے ایک چھوٹی سی ڈائری ملی وہ ڈائری اریک کی تھی اریک نے اسے کوٹ دیا تو اریک وہ ڈائری نکالنا بھول گیا۔ اس نے تیزی سے ڈائری کے صفحے دیکھنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحے پر اس کی نظریں جم سی گئیں اس نے کافی دیر سوچنے کے بعد سر اٹھایا تو اریک اس کے سامنے ہی کھڑا تھا۔

"اتنا بڑا دھوکہ دیا آپ نے۔ آپ کی بیوی اور بیٹی ایک حادثے میں مر گئیں۔ آپ نے اپنی بیوی کی جدائی تو برداشت کر لی مگر بیٹی کی جدائی برداشت نہ کر سکے اور جب آپ کو وہ قلم ملا تو آپ نے اس قلم سے اپنی بیٹی سرینا کے بارے میں لکھا جو کہ اب زندہ ہوتی تو اٹھارہ انیس سال کی ہوتی میں سوچتا تھا کہ آپ کو کیسے [illegible] قلم سے لکھے گئے کردار زندہ ہوتے ہیں یعنی آپ نے اس قلم سے پہلا ناول کسی خونی بندر پر نہیں بلکہ اپنی ہی بیٹی پر لکھا اور وہ جب زندہ ہوئی تو آپ کو یقین ہو گیا اس لئے آپ ہر کہانی لکھنے کے بعد اسے تالا لگا دیتے تا کہ آپ کے ناول کا کوئی کردار زندہ نہ ہو کیوں کہ آپ کے ناولوں کا کوئی بھی کردار اچھا کردار نہیں تھا۔" بیلر نے ایک سانس میں کہا۔

"ہاں میں مانتا ہوں کہ یہ سب میری غلطی ہے اور اب تو میں اس قلم کو بھی دریا برد کر آیا ہوں تا کہ اگر میں چاہوں بھی تو زندہ کردار تخلیق نہ کر سکوں گا جب میں ڈیڈ مین کی کہانی لکھ رہا تھا تو میں نے جلدی میں لکھ دیا کہ ڈیڈ مین نے تمام کتابی کرداروں کو مار دیا۔ جبکہ میں یہ بھول گیا کہ میری بیٹی بھی تو ایک کتابی کردار تھی۔ بہر حال تم یہاں مجھے ملنے آئے اور مصیبتوں کے شکار ہو گئے اپنا فین ہونے کے ناطے میں تمہیں کچھ خاص تو نہیں دے سکتا البتہ ایک چیز دے سکتا ہوں جو میرے خیال میں تمہیں کافی حد تک پسند بھی ہے۔" یہ کہہ کر اریک نے اسے ایک تہہ دار کاغذ دیا۔

"یہ کیا ہے۔"

"خود کھول کر دیکھ لو۔" اریک نے کہا اور جانے کے لئے چل پڑا۔

بیلر نے آنسو پونچھے جو سرینا کی یاد کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں آئے تھے اور پھر جیسے ہی اس نے وہ کاغذ کھولا ایک تیز روشنی پھیل گئی اور ختم ہوئی تو بیلر نے دیکھا اس کے سامنے سرینا کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"معاف کرنا اس قلم کو دریا برد کرنے سے پہلے اس سے کچھ سیکھ لینا مجھے مناسب لگا۔" اریک جو کہ چلتے ہوئے کافی دور جا چکا تھا اس نے زور سے کہا۔

بیلر کے منہ سے مارے خوشی کے "جان اریک دی گریٹ۔" کا نعرہ نکلا جسے سن کر جان اریک کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

☠